بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً
خطبہ نمبر ۴۵
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۶/۲۱ | ۹ فتح ۱۳۴۶ ہش ۔ ۶ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ ۔ ۹ دسمبر ۱۹۶۷ء | نمبر ۲۷۸

31

اخبار احمدیہ

ـــ ربوہ ۸ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ـــ کل ۷ دسمبر کو حضور نے نماز فجر کے بعد کچھ دیر مجلس عرفان میں تشریف فرما رہ کر احباب کو زریں ارشادات سے نوازا۔ حضور نے قرآن مجید کی برکتوں میں سے اس برکت کا ذکر فرمایا کہ قرآن مجید سے انسان کو ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی جلالت و عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف اپنی عاجزی اور بے بسی کا۔ ان دونوں باتوں کو پورے طور پر ماننے سے انسان اپنی استعداد کے مطابق مقام عبدیت کو حاصل کرسکتا ہے۔ آخر میں حضور نے فرمایا۔ اس کی طرف ہم سب کو توجہ کرنی چاہیئے۔

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورہ یورپ میں واٹڈز ورتھ ہال (انگلستان) میں جو تقریر انگریزی زبان میں فرمائی تھی۔ اس کا اردو ترجمہ نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کی کتابت اور طباعت بہترین ہے۔ کاغذ بھی بہت عمدہ ہے۔ قیمت ۲۵ روپے سینکڑہ ہے۔ جماعتوں کو جس قدر ضرورت ہو نظارت ہذا سے منگوالیں۔ محصولڈاک اس قیمت کے علاوہ ہوگا۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے والی خواتین

وہ تمام خواتین جو مسجد مبارک ربوہ میں اعتکاف بیٹھنا چاہتی ہیں۔ اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت ۱۵ دسمبر تک بھجوا دیں۔ درخواستیں مکمل ہوں نام عمر پورا پتہ لوئیہ بھی لکھیں کہ پہلے کب اعتکاف بیٹھی تھیں۔ ربوہ کی مستورات کی درخواستیں صدر لجنہ ربوہ کی معرفت آئیں۔ جن کے نام منظور کئے جائیں گے۔ ان کی فہرست الفضل ۱۷ دسمبر میں شائع کردی جائے گی انشاءاللہ صرف وہ بہنیں ربوہ آئیں۔ جن کے نام منظور ہو جائیں۔

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مبلغ اسلام کا عزم ہالینڈ

ربوہ ۸ دسمبر۔ مکرم چوہدری صلاح الدین خان صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے ہالینڈ جانے کے لئے کل ۷ دسمبر کو صبح ویل کار سے لاہور روانہ ہوئے۔ بہت سے احباب نے ریلوے سٹیشن پہنچکر آپ کو پُر خلوص طور پر الوداع کہا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی سابق مبلغ امریکہ نے دعا کرائی۔ احباب بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے کیلئے دعا کریں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو واجب ہے کہ آپ اپنے نفس پر شفقت نہ کرے

بلکہ ایسا بنے کہ خدا اس کے نفس پر شفقت کرے

"وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور اس کا منتظر ہی تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے رکھ نہیں سکا۔ وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں۔ ویسے ہی خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش لیتے ہیں اور تکلفات کو شامل کرکے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہیں۔

تکلف کا باب تو بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس کی رُو سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے اور روزہ بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادے کو جانتا ہے۔ جو صدق و اخلاص رکھتا ہے خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا اسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے۔ کیونکہ دردِ دل ایک قابلِ قدر شے ہے۔ حیلہ جو آدمی تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ کے روزے رکھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا کشف میں ملا۔ اور انہوں نے کہا کہ تُو نے کیوں اپنے نفس کو اتنی مشقت میں ڈالا ہوا ہے۔ تُو اس سے باہر نکل۔ اس طرح جب انسان خدا کے واسطے اپنے آپکو مشقت میں ڈالتا ہے۔ تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کرکے اسے کہتا ہے کہ تُو کیوں مشقت میں پڑا ہے۔ مگر جو تکلف سے اپنے آپکو مشقت سے محروم رکھتے ہیں۔ خدا ان کو دوسری مشقت میں ڈال دیتا ہے اور نکالتا نہیں اور دوسرے جو خود مشقت میں پڑتے ہیں۔ ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔

انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا اس کے نفس پر شفقت کرے۔ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے لئے جہنم ہے اور خدا کی شفقت جنت۔ ابراہیم علیہ السلام کے قصہ پر غور کرو۔ جو آگ میں خود گرنا چاہتا ہے اسے تو وہ خدا آگ سے بچاتا ہے۔ اور جو خود آگ سے بچنا چاہتے ہیں۔ وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ یہ اسلام ہے اور یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں آوے اس سے انکار نہ کرے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی عظمت کے فکر میں خود لگتے۔ تو وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کی آیت نازل نہ ہوتی۔ حفاظت الٰہی کا یہی سرّ ہے۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کے متعلق حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات

اس مہینہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور کثرت سے الٰہی برکات کا نزول ہوتا ہے

مگر ان رحمتوں کو وہی حاصل کرسکتا ہے جو نیک نیتی سے روزے رکھے اور اس کے جملہ لوازمات کو بجالائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ---- فرمودہ یکم ماہ دسمبر ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ:- مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ.

(بقرہ رکوع ۲۳)

پہلے دنوں میں میں نے بتایا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں ہماری توجہ اس طرف پھیری ہے کہ

قرآن کریم کامل ہدایت ہے

اور حکمتوں اور دلائل کے ساتھ اپنی بات منوانے والی کتاب ہے اور اس پر عمل پیرا ہوکر نور اور فرقان انسان کو حاصل ہوسکتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک کامل اور مکمل نور ہے۔ جو اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے سرچشمہ سے نکلا ہے اور رمضان کا مہینہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے۔ کہ قرآن کریم کی ہدایت اور اس کی حکمتوں اور اس کے فرقان سے زیادہ سے زیادہ حصہ لیا جاسکے۔

آج میں رمضان کے متعلق

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض ارشادات

اپنے دوستوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ.

یعنی اگر کوئی شخص بظاہر رمضان کے روزے تو رکھتا ہے لیکن قولِ زور اور قولِ زور پر عمل چھوڑتا نہیں۔ تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کا کھانا پینا یا بعض اور باتوں کو دن کے وقت چھوڑنا مقبول نہیں ہوگا۔ زور کے معنے اَلْمَيْلُ عَنِ الْحَقِّ حق اور صداقت سے پرے ہٹ جانے کے ہیں۔ اسی طرح مفردات راغب نے زور کے ایک معنی بت کے بھی کئے ہیں (دیکھئے الصَّنَمُ زُوْرًا) تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غلط اعتقادات کو چھوڑتا نہیں اور ان کا اپنی زبان سے اور اپنے عمل سے اظہار کرتا ہے۔ اور غلط اعتقادات کے نتیجہ میں عمل غیر صالح بجالاتا ہے۔ ایسے شخص کا روزہ رکھنا بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ کھانا اور پینا چھوڑ دینا کوئی ایسی نیکی نہیں کہ وہ اللہ تعالےٰ کو مقبول ہو۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ اس کی طرف متوجہ اور ملتفت ہو۔

اس میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ رمضان کا مہینہ

نفسِ امارہ کو کچلنے کے لئے

قائم کیا گیا ہے۔ یعنی رمضان کے روزے اور اس کی دیگر عبادات اس لئے فرض کی گئی ہیں۔ اور اس میں بجالانے والے نوافل اس لئے قائم کئے گئے ہیں کہ انسان نفسِ امارہ کے حملوں سے نجات پائے اور انسان کا نفسِ امارہ نفسِ مطمئنہ کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھ لے لیکن اگر رمضان کا مہینہ نفسِ امارہ کے مارنے پر منتج نہیں ہوتا اس کے نتیجہ میں نفسِ امارہ مرتا نہیں۔ بدی کی رغبت اسی طرح قائم رہتی ہے۔ انسان کی زبان اور اس کا دل اور اس کے جوارح پاک نہیں ہوتے تو اسے بھوکا رہنے اور پیاسا رہنے سے کیا فائدہ۔ اگر اس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی قبولیت انسان کو حاصل نہ ہو۔ اور

خدا تعالےٰ محبت اور پیار کے ساتھ

اس کی طرف ملتفت اور متوجہ نہ ہو۔

یہاں جیسا کہ پہلے بزرگوں نے بھی یہی معنے کئے ہیں۔ حَاجَةٌ کے معنی وہ نہیں جو اس وقت ہوتے ہیں جب یہ لفظ انسان کے لئے استعمال کیا جاتا ہے بلکہ حَاجَةٌ کے معنی یہاں یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ اس کے روزوں کو قبول نہیں کرے گا۔ اور انسان کی طرف ملتفت نہیں ہوگا۔ پس روزے اس معنی میں کہ یہ نفس کے کچلنے کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔

اور شیطان کے حملوں سے انسان کو بچاتے ہیں ہمارے لئے بطور ڈھال کے ہیں جیسا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْہَلْ۔ فَاِنِ امْرَءٌ قَاتَلَہٗ اَوْشَاتَمَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ مَرَّتَیْنِ۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ یَتْرُکُ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ وَشَہْوَتَہٗ مِنْ اَجْلِیْ وَالصِّیَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا۔

یہ بھی بخاری کی حدیث ہے۔ اس میں

نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ ماہ رمضان اور اس کے روزے بطور ڈھال کے تمہارے لئے بنائے گئے ہیں اور اگر تم روزے کی رُوح اور اس کی حقیقت کو سمجھو تو شیطانی حملوں سے تم خود کو محفوظ کر سکتے ہو اس لئے ضروری ہے کہ تمہاری زبان پر کسی قسم کا فحش نہ آئے۔ شہوت کو اُبھارنے والی باتیں نہ آئیں اور لَا یَجْہَلْ یہ بھی ضروری ہے کہ انسان جہل سے کام نہ لے۔ جہل کے تین معنی ہیں اور تینوں یہاں چسپاں ہوتے ہیں۔ ایک معنی تو اس کے یہ ہیں کہ انسان علم سے خالی ہو یعنی اس کے معنی عدم علم کے ہیں۔ پس نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کا سمندر قرآن کریم میں ہے۔ رمضان میں کثرتِ تلاوت کا مَیں تمہیں حکم دیتا ہوں جیسا کہ دوسری جگہ آتا ہے اور یہی میری سُنّت اور یہی حضرت جبریل علیہ السلام کی سُنّت ہے کیونکہ ہر رمضان میں وہ پورے قرآنِ کریم کا دَور آپ سے کیا کرتے تھے۔ تو علم کے سمندر کا تمہیں پتہ دیا گیا اور اس سمندر میں غوطہ لگانے کے سامان تمہارے لئے مہیّا کئے گئے۔ اس لئے تم چوکس اور ہوشیار رہنا کہ کہیں اس موقع کو کھو نہ دو۔ اس لئے روزہ دار کے لئے ضروری ہے لَا یَجْہَلْ کہ اپنے اندر جہالت باقی نہ رہنے دے کیونکہ علم کے دروازے اس کے لئے کھولے گئے ہیں اور علم کے نُور سے منوّر ہونے کی راہیں اُسے بتائی گئی ہیں۔

دوسرے جہل کے معنی غلط اعتقاد کے ہیں۔ پس نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم چونکہ کامل اور مکمل کتاب ہے جو شخص اسے سمجھتا اور اس کی حکمتوں کو جاننے کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ تمام اعتقاداتِ صحیحہ پر عبور حاصل کر سکتا ہے۔ تو یہ موقع جب تمہیں دیا جاتا ہے کہ تم ہر قسم کے غلط اعتقاد کو اپنے ذہنوں اور دلوں سے نکال کر باہر پھینک دو تو اس موقع سے فائدہ اٹھاؤ۔ لَا یَجْہَلْ ایک مومن روزہ دار کو چاہیئے کہ صحیح اعتقادات کے حصول کے لئے پوری پوری کوشش کرے اور قرآن کریم سے پورا پورا فائدہ اٹھائے اس سے بے اعتنائی نہ برتے۔

تیسرے جہل کے معنی ہیں فِعْلُ الشَّیْءِ بِخِلَافِ مَا حَقُّہٗ اَنْ یُّفْعَلَ جو کام جس طور پر کرنا چاہیئے اس طرح نہ کرنا تو

لَا یَجْہَلْ کے معنی

ہیں کہ رمضان میں حُسنِ عمل کی طرف خاص طور پر متوجہ ہونا چاہیئے یعنی جو اعمالِ صالحہ کا حق ہے وہ ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اِسی لئے رمضان کے ساتھ صرف بھوکا رہنے یا پیاسا رہنے یا بعض دیگر پابندیوں کو بجا لانے کا ہی حکم نہیں بلکہ سارے نیک اعمال کرنے کی طرف انسان کو توجہ دلائی گئی ہے اور یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ تمہاری زندگی اور تمہاری بقاء کے لئے جو ضرورتیں ہو سکتی تھیں ان کو پورا کرنے کے سامان کر دئے گئے ہیں اب تمہارا کام ہے کہ تم ان سے فائدہ اٹھاؤ اور ایک صراطِ مستقیم پر تمہیں چلا دیا گیا ہے۔ یہ صراطِ مستقیم اعمال صالحہ کا ہے تم اس صراطِ مستقیم پر چلتے رہو۔ جہالت سے کام نہ لینا۔

اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا تمہیں مُشک وغیرہ کی خوشبو بہت پسند ہے اسی لئے ہم نے یہ حکم دیا ہے کہ جمعہ کے موقع پر یا عید کے موقع پر یا دوسرے اجتماعوں میں مُشک اور دوسری خوشبوئیں لگا کر آیا کرو تاکہ تمہارے ساتھی ایک قسم کی لذّت محسوس کریں۔ تو جتنی مُشک کی خوشبو تمہیں اچھی لگتی ہے اس سے زیادہ ہمیں وہ بُو محبوب ہے جو محض ہماری رضا کے لئے کھانا چھوڑنے کے نتیجہ میں بعض دفعہ مُنہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ تو خوشبو اور بدبو ہر دو سے بے نیاز ہے۔ نورِ محض کو جسمانی حواس یا ان حواس سے حاصل ہونے والی لذّتوں سے کیا سروکار لیکن جو شخص اس کی خاطر محض اس کی رضا کے لئے بھوک کو برداشت کرتا ہے اور کھانے پینے کو چھوڑتا ہے اگر اس کے نتیجہ میں بعض ایسی باتیں پیدا ہوتی ہیں جو انسان کو پسند نہیں تو نہ ہُوا کریں ہم تو اس کے دل کی کیفیت کو دیکھ کر اس قسم کی بُو کو بھی بڑا ہی محبوب سمجھتے ہیں کیونکہ ہمارے لئے اس شخص نے ایسا کام کیا کہ جس کے نتیجہ میں اس کے مُنہ میں وقتی طور پر بُو پیدا ہو گئی اور ہمیں یہ خُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ (روزہ دار کے مُنہ کی بُو) اس لئے محبوب ہے کہ یَتْرُکُ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ وَشَہْوَتَہٗ مِنْ اَجْلِیْ اس نے محض ہماری خاطر کھانے کو چھوڑا اور پینا چھوڑا اور اپنی شہوت کو چھوڑا۔ اَلصِّیَامُ لِیْ روزہ میرے لئے ہے وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اس فقرہ کے معنے بعض بزرگوں نے یہ بھی کئے ہیں کہ دنیا نے غیر اللہ کے لئے کبھی روزے نہیں رکھے دنیا نے غیر اللہ کو سجدہ بھی کیا۔ ان کے لئے مالی قربانیاں بھی دیں۔ چڑھاوے بھی چڑھائے۔ اور بھی بہت سی بدعتیں کیں لیکن غیر اللہ کے لئے اپنے پر بھوکا رہنے کی پابندی کسی مشرک نے عائد نہیں کی۔ یہ معنی بھی لطیف ہیں اگر تاریخ اس کی گواہی دیتی ہو۔ لیکن بہرحال اللہ تعالےٰ نے روزہ کی عظمت کو بیان کرنے کے لئے

اَلصِّیَامُ لِیْ کا فقرہ

بولا ہے یعنی روزے دار کا روزہ میرے نزدیک ایسا ہے کہ یہ خالصۃً میرے لئے ہے وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ اور مَیں ہی اس کی جزا دوں گا۔ وَالْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا اور یہ جو کہا گیا ہے کہ ہر نیکی کے بدلہ میں دس گنا یا اس سے زیادہ ثواب ہو گا۔ یعنی حساب سے بتایا گیا ہے کہ دس گنا یا سَو گنا یا بعض جگہ اس سے بھی زیادہ ثواب کا ذکر آتا ہے۔ یہ دوسری نیکیوں کے متعلق آتا ہے روزہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ روزہ کا ثواب اور اس کی جزا بغیر حساب کے ہے اَلْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا کے مطابق نہیں۔ اس کی جزا بے حساب ہے۔ اور سچی بات یہ ہے کہ اگر روزہ دار کو اللہ تعالےٰ کا قُرب حاصل ہو جائے تو اس قرب کو کسی حساب میں تو محدود نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا کے سارے حساب ختم ہو جاتے ہیں۔ اس ثواب کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ جب اللہ تعالےٰ کا قرب انسان حاصل کر لے اور اس کی رؤیت یا اس سے ہم کلامی یا اس کی رحمتوں (زندہ رحمتوں) کو انسان اپنے اوپر نازل ہوتا دیکھ لے یعنی اُسے روزہ کی یہ جزا مل جائے تو اُسے کسی حساب میں محدود نہیں کیا جا سکتا۔

اس سے ملتے جُلتے الفاظ میں

ایک دوسری حدیث

بھی ہے جس کے آخر پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ۔

روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک خوشی تو اُسے یہ حاصل ہوتی ہے اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ کہ وہ روزہ کھولتا ہے اور کھاتا اور پیتا ہے اس یقین اور ایمان کے ساتھ کہ مَیں نے خدا تعالےٰ کے لئے اور اس کے حکم سے کھانا پینا چھوڑا تھا اور اَب مَیں خدا تعالےٰ کی اجازت سے اسی کے حکم سے کھانے لگا ہوں کیونکہ افطار محض کھانا نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے کھانا ہے نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی سختی سے اس بات سے منع کیا ہے کہ سورج غروب ہو جانے پر کھانے میں تاخیر کی جائے بلکہ آپؐ اتنی جلدی کیا کرتے تھے کہ بعض دفعہ صحابہؓ عرض کرتے کہ یا رسول اللہ ابھی تو روشنی ہے۔ آپؐ فرماتے نہیں سورج غروب ہو گیا ہے تم روشنی کی طرف نہ دیکھو اور میرے لئے افطاری تیار کرو۔ تو اَفْطَرَ میں اس طرف اشارہ کیا گیا کہ انسان روزہ رکھنے کے بعد جب روزہ کھولتا اور کچھ کھاتا ہے تو یہ سمجھتے ہوئے کھاتا ہے کہ میرا یہ کھانا صرف اسی لئے ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے کھانے کی اجازت دی ہے۔ جس طرح میرا کھانے سے پرہیز کرنا اس لئے تھا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اس سے منع کر دیا تھا جس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان کو یہ سبق مل جاتا ہے اور وہ اس کو اچھی طرح سمجھنے لگ جاتا ہے کہ کوئی چیز ایسی نہیں کھانی جس کی اللہ تعالےٰ اجازت نہ دے۔ مثلاً چڑھاوے کے کھانے ہیں ان سے اسلام نے منع کیا ہے پھر بہت سارے اَور کھانے ہیں جن سے اسلام نے منع کیا ہے۔ پھر مالِ حرام ہے اس سے بھی خدا تعالےٰ نے منع کیا ہے۔ مَیں اس تفصیل میں اِس وقت نہیں جانا چاہتا۔ غرض جس وقت انسان روزہ کھولتا ہے تو وہ صرف کھانا ہی نہیں کھاتا بلکہ وہ اس لئے کھا رہا ہوتا ہے کہ خدا نے اُسے کہا کہ کھا۔ تو جو شخص اس حقیقت کو پالے کہ میرا کھانا اور نہ کھانا ہر دو خدا کے لئے ہیں۔ اس کی اجازت اور اس کے حکم سے ہیں اس سے زیادہ خوشی اور کیا اُسے پہنچ سکتی ہے۔ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کھانے پینے میں تمہارے لئے بڑی لذتیں ہیں۔ کیونکہ ایک مسلمان کی لذت کھانے میں نہیں ہے۔ ایک مسلمان کی لذت اس کھانے میں ہے جس کے متعلق خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ کھاؤ۔ پس جس وقت روزہ دار افطار کرتا ہے اس کو بڑی خوشی پہنچتی ہے کہ میرے رب نے مجھے کہا کہ اے میرے بندے میرے کہنے پر تُو نے کھانا چھوڑا تھا اب میرا حکم ہے کہ تُو کھا۔ تو وہ کھاتا ہے اور اپنے ربّ کے اس حکم کی وجہ سے اور اس حقیقت کو پالینے کے نتیجہ میں اس کے لئے بڑی ہی خوشی کا سامان پیدا ہو جاتا ہے اور دوسری خوشی اس کی یہ ہے کہ اِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ جب اپنے رب کی ملاقات اور اس کا قرب اُسے حاصل ہو جاتا ہے اور رؤیا یا کشوف یا الہام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کا مکالمہ اور مخاطبہ اُسے مل جاتا ہے تو اس سے بڑھ کر اس کے لئے اَور کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ پس اس دنیا میں بھی دو خوشیوں کے سامان ایک مخلص روزہ دار کے لئے پیدا ہو جاتے ہیں۔

اس ماحول میں اور اس رمضان میں جس کا ذکر پہلے کر چکا ہوں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی حقیقت ہمیں سمجھ آتی ہے (یہ بھی بخاری کی حدیث ہے اور ابوہریرہؓ کی روایت ہے) کہ نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ۔

آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں

جب آسمان کے دروازے کھلتے ہیں تو دو نتیجے پیدا ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ آسمانی رحمتوں کا نزول ہونے لگتا ہے دوسرے یہ کہ انسان کے اعمالِ صالحہ جو خلوصِ نیت سے کئے جائیں وہ آسمانوں میں داخل ہو سکتے ہیں (یہ ایک تمثیلی زبان ہے) یعنی قبولیت کے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ دروازہ کھلنے کے دو ہی نتیجے ہو سکتے ہیں اور دونوں پیدا ہوتے ہیں۔ پس جو شخص نیک نیتی کے ساتھ خدا تعالےٰ کے لئے روزہ بھی رکھتا ہے اور اس کے لوازمات بھی بجا لاتا ہے اس کے لئے اللہ تعالےٰ آسمانوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ بڑی کثرت سے نزولِ رحمتِ باری شروع ہو جاتا ہے اور ایسا بندہ اللہ تعالےٰ سے اس کے حکم کی بجا آوری کی توفیق بھی پاتا ہے اور جو عاجزانہ طور پر اپنے خدا کے حضور پیش کرتا ہے اس کی قبولیت کے سامان بھی پیدا کئے جاتے ہیں۔ ان دروازوں سے اعمالِ صالحہ داخل ہو جاتے ہیں۔ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ روزے دار کے لئے ایسے سامان پیدا کر دئے جاتے ہیں کہ وہ معاصی سے بچنے لگتا ہے اور اللہ تعالےٰ نے جن باتوں سے روکا ہے اُن سے وہ رُک جاتا ہے اور یہی چیزیں ہیں جن کے نتیجہ میں جہنّم کے دروازے کھلتے ہیں۔ غرض اللہ تعالےٰ کی توفیق سے وہ معاصی سے بچتا ہے اور نواہی سے پرہیز کرتا ہے۔ اور جس وقت رحمت کے دروازے کھلے ہوں۔ جہنّم کے دروازے بند ہوں تو پھر اس میں کیا شک رہ جاتا ہے کہ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ کہ شیطان زنجیروں میں جکڑ دئے گئے۔ شیطانی حملہ اندرونی ہو (نفسِ امّارہ کے ذریعہ) یا بیرونی ہو وہ کارگر نہیں ہو سکتا۔

غرض یہ رمضان جو اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے اور

یہ رمضان ہے

جس کی طرف ہمیں پورے نفس اور پوری رُوح کے ساتھ متوجہ ہونا چاہیئے تا ہم خدا کے فضل اور اس کی توفیق سے ایسے اعمال بجا لائیں کہ ہمارے لئے جنّتوں کے دروازے تو ہمیشہ کھلے رہیں لیکن جہنّم کے دروازے مقفّل رہیں اور شیاطین (جو وجود بھی ہمارے لئے شیطان بن سکتے ہیں۔ ان) کو پابہ زنجیر کر دیا جائے اور ہم انکے حملہ سے محفوظ رہیں اور اس کا نتیجہ یہ نکلے کہ

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

ہم بھی اللہ تعالےٰ کی اس بشارت کے مستحق ہوں کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھتا ہے اِیْمَانًا اس ایمان اور یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالےٰ نے ہم پر اپنے فضل کے دروازے کو کھولنے کے لئے رمضان کا روزہ فرض اور واجب کیا ہے اور ہمارے لئے رحمت کا موجب ہے تکلیف اور زحمت کا موجب نہیں۔ اور اِحْتِسَابًا اَیْ طَلَبًا لِلْاَجْرِ فِی الْاٰخِرَۃِ اس کے نتیجہ میں اپنے ربّ کے اجر کا طالب ہو اور

یہ عزم اور یہ رغبت

اس کے اندر پائی جاتی ہو کہ مَیں نے ہر قربانی دے کر اپنے ربّ سے اس کا ثواب حاصل کرنا ہے اور بشاشتِ قلب

کے ساتھ وہ ہر قربانی دے اُسے بوجھ نہ سمجھے۔ یہ معنے ہیں احتساب کے۔ غرض جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ ذمہ داریوں کو بوجھ نہیں سمجھتا۔ طیبِ خاطر اور بشاشتِ قلب کے ساتھ وہ انہیں بجالاتا ہے اور اسکے دل میں ایک جوش ہوتا ہے کہ میں ہر قربانی دے کر اپنے ربّ کی خوشنودی کو ضرور حاصل کروں گا اور اس ایمان پر قائم ہوتا ہے کہ اگر مَیں نے اپنے ربّ کی خوشنودی حاصل کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ اور قرآنِ کریم میں اس رضا کے حصول کی جو راہیں ہم پر کھولی ہیں ان پر مَیں چلوں گا تو پھر غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ جو اس کی شرعی کمزوریاں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں مغفرت کی چادر کے نیچے ڈھانپ لے گا اور اپنے نور سے اُسے منور کرے گا اور

اپنی رضا کی جنّت

میں اُسے داخل کرے گا اللہ تعالیٰ ہم سب سے خوش ہو اور ہم سے راضی رہے اور ہمیں ایسے اعمال بجالانے کی توفیق دے جو اس کی نگاہ میں مقبول ہوں اور شیطان کو انتہائی طور پر ناپسندیدہ ہوں اور وہ ہمیں اپنی رضا کی جنّتوں میں داخل کرے اور ہم سے خوش ہو جائے اور ہمیں اپنا محبوب بنالے (اپنا محبوب کہتے ہوئے رُوح کانپ اٹھی کہ ایک بندۂ ناچیز خدا کا محبوب کیسے بن سکتا ہے۔ بندہ بڑا ہی عاجز ہے اور کوئی خوبی اس میں نہیں۔ لیکن ہمارا رب بڑا ہی پیار کرنے والا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میری طرف آؤ مَیں تمہیں اپنا محبوب بنالوں گا) پس وہ اپنے فضلوں کی بارش کچھ اس طرح ہم پر برسائے کہ ہم واقعہ میں اور حقیقتاً اس کے محبوب بن جائیں اور اس کی رضا کی جنّتوں میں رہنے والے ہوں ✦

روزہ اور تزکیہ نفس

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدِّ نظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۳)

جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء پر جماعتی ملاقاتوں کا پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جلسہ سالانہ کے ایام میں جماعتی ملاقاتوں کا پروگرام درج ذیل ہے جماعتیں اپنی اپنی ملاقات کی تاریخ اور وقت نوٹ کرلیں اور اس کے مطابق ملاقات کا شرف حاصل کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح)

تاریخ	وقت	نام جماعت ہائے	عرصہ ملاقات
۱۱/۱/۶۸	۸ بجے صبح	لاہور شہر و ضلع	۵۰ منٹ
		کیمبل پور شہر و ضلع	۱۰ منٹ
	۷½ بجے شام	گجرات شہر و ضلع	۴۰ منٹ
		پشاور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن	۴۰ منٹ
		شیخوپورہ شہر و ضلع	۴۰ منٹ
		جہلم شہر و ضلع	۱۵ منٹ
		ڈیرہ غازیخاں شہر و ضلع	۱۵ منٹ
		میانوالی شہر و ضلع	۵ منٹ
۱۲/۱/۶۸	۸ بجے صبح	ملتان شہر و ضلع	۴۰ منٹ
		راولپنڈی شہر و ضلع	۳۵ منٹ
	۷½ بجے شام	سیالکوٹ شہر و ضلع	۱۰۰ منٹ
		بیعت	۱۵ منٹ
		گوجرانوالہ شہر و ضلع	۶۰ منٹ
۱۳/۱/۶۸	۸ بجے صبح	حیدرآباد و میرپور ڈویژن	۴۵ منٹ
		کراچی	۳۰ منٹ
		مظفرگڑھ شہر و ضلع	۲۰ منٹ
	۷½ بجے شام	کوئٹہ۔ بلوچستان	۲۰ منٹ
		بہاولپور ڈویژن (ہر سہ اضلاع)	۳۰ منٹ
		بیعت	۱۵ منٹ
		جھنگ شہر و ضلع	۲۵ منٹ
		ساہیوال شہر و ضلع	۴۰ منٹ
		آزاد کشمیر	۳۰ منٹ
۱۴/۱/۶۸	۹ بجے صبح	سرگودہا شہر و ضلع	۴۵ منٹ
		بیعت	۱۰ منٹ
		لائلپور شہر و ضلع	۶۰ منٹ
		مشرقی پاکستان	۱۰ منٹ
		ہندوستان	۱۵ منٹ
		ممالک بیرون	۱۰ منٹ

درخواستِ دُعا

میری ہمشیرہ کلثوم جبیں صاحبہ چند دنوں سے حیدرآباد میں بیمار ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری ہمشیرہ صاحبہ کو صحت دے اور اپنے بچوں پر تادیر ان کا سایہ قائم رکھے۔ آمین۔

(مبشر احمد طاہر متعلم جامعہ نہم ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

سچی توبہ گناہ کو مٹا دیتی ہے

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ۔

(ابن ماجہ)

ترجمہ:- ابو عبیدہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

تشریح:- توبہ کا فلسفہ نہ صرف انسان کی روحانیت پر بلکہ اس کے اخلاق پر بھی نہایت گہرا اثر رکھتا ہے۔ توبہ کے ذریعہ انسان کی طرف سے پُر امید رہتا ہے اور اپنے اخلاق میں زیادہ بلندی اختیار کر سکتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اسلام کے سوا اکثر مذاہب نے انسان پر توبہ کا دروازہ بند قرار دے کر اس کے اندر ایک طرف خدا کے متعلق بدگمانی اور دوسری طرف اخلاقی پستی کا دروازہ کھولا ہے۔ چنانچہ مسیحیت نے توبہ کا دروازہ بند کر کے ایک سراسر مصنوعی اور غیر فطری عقیدہ یعنی کفارہ میں پناہ لی ہے اور ہندو مذہب نے اپنے متبعین کو آواگون یعنی تناسخ کی دلدل میں پھنسا رکھا ہے۔ حالانکہ توبہ کا مسئلہ ایک بالکل فطری مسئلہ ہے جس کے بغیر نہ تو انسان کی روحانیت مکمل ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے اخلاق کمال حاصل کر سکتے ہیں۔

پھر تعجب ہے کہ توبہ کا دروازہ بند کرنے والے مذاہب اس دنیا کے خالق و مالک خدا میں وہ اچھے اخلاق بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں جو ایک نیک انسان میں قابل تعریف سمجھے جاتے ہیں۔ ایک شریف انسان ہر روز اپنے بچوں اور اپنے دوستوں اور اپنے ماتحتوں اور اپنے نوکروں کی غلطیاں معاف کرتا ہے اور اس کے اس فعل کو قابل تعریف سمجھا جاتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ خدا کے لئے اس کریمانہ خلق کو ناجائز خیال کیا گیا ہے اور ضروری سمجھا جاتا ہے کہ جب کوئی انسان خدا کا کوئی گناہ کرے تو پھر خواہ اس کے بعد وہ کیسا ہی نادم اور تائب ہو خدا کو اسے کچل کر رکھ دینا چاہئیے۔ اسلام اس گندے نظریے کو دور سے ہی دھکے دیتا ہے اور ہر سچے توبہ کنندہ کے لئے خدا کی مغفرت اور رحمت کا دروازہ کھولتا ہے اور اس طرح خالق و مخلوق کے درمیان ایک طرف سے شفقت و رحمت کی اور دوسری طرف انابت و امتنان کی ایسی نہر جاری کر دیتا ہے جو خدا کی خدائی اور بندے کی بندگی کے شایان شان ہے۔ ظاہر ہے کہ انسان کمزور ہے اور بسا اوقات وقتی اثرات کے ماتحت لغزش کھا جاتا ہے۔ تو اس صورت میں یہ کتنا ظلم ہے اگر وہ بعد میں سچے دل سے نادم اور تائب ہو تو پھر بھی اسے کشتنی اور گردن زدنی قرار دیا جائے۔

یہ خیال کرنا کہ توبہ کرنے سے گناہ پر جرأت پیدا ہوتی ہے بالکل موہوم اور باطل خیال ہے۔ سچی توبہ تو انسان کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے نہ کہ گناہ پر دلیر کرنے کا موجب۔ کیونکہ اسلام نے سچی توبہ کے لئے ایسی شرطیں لگا دی ہیں جو توبہ کو ایک بھاری انقلاب اور حقیقی قلب ماہیت کا رنگ دے دیتی ہیں۔ اور جیسا کہ قرآن شریف اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے یہ شرطیں تین ہیں۔

۱- یہ کہ توبہ کرنے والا اپنی غلطی اور گناہ پر سچے دل سے نادم ہو اور ندامت محسوس کرے اور صمیم قلب سے معافی اور مغفرت کا طالب ہو

۲- یہ کہ وہ آئندہ کے لئے اس غلطی اور گناہ سے مجتنب رہنے کا عہد کرے اور اس کے لئے خدا سے توفیق مانگے۔

۳- یہ کہ اگر اس کی غلطی اور گناہ کی عملی تلافی ممکن ہے تو وہ اس کی تلافی کرے مثلاً اگر اس نے کسی شخص کا مال غصب کیا ہوا ہے۔ تو وہ اسے واپس کرے یا کسی کا حق دبایا ہوا ہے کہ تو وہ اسے بحال کرے۔

ان شرائط کے ساتھ کون عقلمند انسان توبہ کو قابل اعتراض خیال کر سکتا ہے۔ حق یہ ہے کہ سچی توبہ ایک موت ہے جو انسان کو نئی زندگی بخشتی اور خدا کی رحمت و شفقت اور مغفرت کا رستہ کھولتی ہے اور یہ صرف اسلام ہی ہے جو انسان کے لئے سچی توبہ کا دروازہ کھولتا ہے۔

فطرانہ اور عید فنڈ

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے رمضان مبارک کا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان ایام میں خاص طور پر تزکیۂ نفس اور روحانی ترقی کے لئے بہت سی عبادات اور صدقہ خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم کی عبادت اور خدا تعالےٰ کے حصول قرب کا ذریعہ ہے اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت حتّٰی کہ نوزائیدہ بچے پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً پونے تین سیر گندم ہے لیکن جن لوگوں کے پاس غلہ نہ ہو وہ اتنے غلہ کی نقد قیمت ادا کر سکتے ہیں۔ موجودہ بھاؤ کے لحاظ سے ایک صاع گندم کی قیمت قریباً ڈیڑھ روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ نصف شرح سے یعنی بارہ آنہ فی کس کے حساب سے کر سکتا ہے۔

حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ کو بھجوایا جائے (لیکن ربوہ کے محلہ جات کے فطرانہ کی رقم کا چوتھا حصہ بھجوائیں) تاکہ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ مساکین اور نادار افراد میں تقسیم کریں باقی رقم مقامی غرباء میں تقسیم کی جائے۔ البتہ اگر کچھ رقم باقی بچ رہے تو وہ بھی جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوا دی جاوے۔ چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ فطرانہ رمضان کے شروع میں ہی ادا کر دیا جائے تاکہ وقت پر یہ رقم تقسیم ہو سکے اور غرباء عید کی ظاہری خوشیوں میں بھی شامل ہو جائیں۔

۲- عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری کوشش کرنی چاہئیے۔ یہ فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس وقت اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس تھی۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت گر چکی ہے اور احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں عید فنڈ کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں ہوگا۔ بلکہ ہر شخص کو اپنی استطاعت کے مطابق اس فنڈ میں زیادہ سے زیادہ رقم ادا کرنی چاہئیے۔ یہ بھی یاد رہے کہ عید فنڈ ایک مرکزی چندہ ہے اس میں سے کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ تمام وصول شدہ رقم صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ضروری اعلان

بل ماہ نومبر ۱۹۶۷ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں ان بلوں کی رقم ۱۰ دسمبر ۱۹۶۷ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیے۔ جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ دسمبر تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے۔ ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینیجر الفضل)

سیدنا حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی مناجات

ذیل میں سیدنا حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی وہ مشہور "مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات" گیارہ اشعار پر مشتمل درج کی جاتی ہے جو کہ ملک سراج الدین اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور نے سراج محمدی پریس لاہور سے مع ترجمہ منظوم طبع کرا کر شائع کر رکھی ہے۔ یہ "مناجات" نہایت اعلیٰ درجہ کی دعائیہ نظم ہے۔ اور اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ جناب مسیح ناصری علیہ السلام کو دیگر انبیاء و رسل کی طرح فوت شدہ یقین کرتے تھے۔

مناجات صبوحی مترجم از حضرت ابوبکر الصدیقؓ

خُذْ بِلُطْفِكَ يَا إِلٰهِي مَنْ لَهُ زَادٌ قَلِيلُ
(۱) مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ يَأْتِي عِنْدَ بَابِكَ يَا جَلِيلُ

ہاتھ پکڑ اپنی عنایت سے کہ توشہ ہے قلیل
صدق سے در پر ترے آیا ہے مفلس یا جلیل

ذَنْبُهُ ذَنْبٌ عَظِيمٌ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ
(۲) إِنَّهُ شَخْصٌ غَرِيبٌ مُذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِيلُ

ہیں گناہ اس کے بڑے سو بخش دے جرم عظیم
یہ غریب اک بندہ ہے عاصی و خاطی اور ذلیل

مِنْهُ عِصْيَانٌ وَنِسْيَانٌ وَسَهْوٌ بَعْدَ سَهْوٍ
(۳) مِنْكَ إِحْسَانٌ وَفَضْلٌ بَعْدَ إِعْطَاءِ الْجَزِيلِ

اس سے عصیان اور نسیان بھول اور بھول ہے
تجھ سے ہے فضل اور احسان بعد اعطاء جزیل

قَالَ يَا رَبِّي ذُنُوبِي مِثْلَ رَمْلٍ لَا تُعَدُّ
(۴) فَاعْفُ عَنِّي كُلَّ ذَنْبٍ وَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ

بے شک اے رب جرم ہیں ان گنت میرے مثل ریت
عفو کر سارے گناہ اور گزر کر مجھ سے جمیل

قُلْ لِنَارٍ أَبْرِدِي يَا رَبِّ فِي حَقِّي كَمَا
(۵) قُلْتَ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا فِي حَقِّ الْخَلِيلِ

آگ کو تو کہہ کے ٹھنڈی مجھ پر کر یا رب مرے
تو نے جیسا کہہ دیا یا نار کونی بر خلیل

فَاشْفِنِي مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَاقْضِ عَنِّي حَاجَتِي
(۶) إِنَّ لِي قَلْبًا سَقِيمًا أَنْتَ مَنْ يَشْفِي الْعَلِيلَ

دے مجھے ہر دکھ سے راحت اور حاجت کر روا
تو ہے شافی ہر مرض کا دل ہے میرا بھی علیل

أَنْتَ شَافٍ أَنْتَ كَافٍ فِي مُهِمَّاتِ الْأُمُورِ
(۷) أَنْتَ حَسْبِي أَنْتَ رَبِّي أَنْتَ لِي نِعْمَ الْوَكِيلُ

سب ہماری مشکلوں میں تو ہے شافی اور بس
تو ہے مالک اور کفایت تو ہے میرا وکیل

رَبِّ هَبْ لِي كَنْزَ فَضْلٍ أَنْتَ وَهَّابٌ كَرِيمٌ
(۸) أَعْطِنِي مَا فِي ضَمِيرِي دُلَّنِي خَيْرَ الدَّلِيلِ

کر عطا تو گنج فضل اپنا مجھے مولیٰ کریم
کر عطا دل میں جو ہے میرے دکھا بہتر دلیل

كَيْفَ حَالِي يَا إِلٰهِي لَيْسَ لِي خَيْرُ الْعَمَلِ
(۹) سُوءُ أَعْمَالِي كَثِيرٌ زَادُ طَاعَاتِي قَلِيلُ

کیا ہے میرا حال یا رب کچھ نہیں اچھے عمل
بد عمل میرے بکثرت زاد طاعت ہے قلیل

هَبْ لَنَا مُلْكًا كَبِيرًا نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ
(۱۰) رَبَّنَا إِذْ أَنْتَ قَاضٍ وَالْمُنَادِي جِبْرَئِيلُ

کر عطا ملکاً کبیراً اور دہشت سے بچا
جب ہو قاضی تو خدایا اور منادی جبرئیل

أَيْنَ مُوسٰى أَيْنَ عِيسٰى أَيْنَ يَحْيٰى أَيْنَ نُوحٌ
أَنْتَ يَا صِدِّيقُ عَاصٍ تُبْ إِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيلِ

ہیں کہاں موسیٰؑ و عیسیٰؑ ہیں کہاں یحییٰؑ و نوحؑ
ہے تو اے صدیق عاصی توبہ کر مولیٰ جلیل

خاکسار۔ سید احمد علی مربی انچارج سیالکوٹ

رحمت ماہِ صیام

اللہ اللہ یہ وقار و عظمت ماہ صیام
ہر طرف چھایا ہے ابر رحمت ماہ صیام
وقت افطار و سحر خود اپنے دل سے پوچھئے
کس قدر ہے روح پرور لذت ماہ صیام

رحمت کردگار ہے رمضان
گلشنوں کی بہار ہے رمضان
ظلمتیں جس سے بھاگتی ہیں وہ
نور پروردگار ہے رمضان

اے ہمنشیں مبارک ماہ صیام آیا
ساتھ اپنے لیکے فیض رب انام آیا
کل وقت شام چمکا جب چاند آسماں پر
ہر لب پہ ہر زباں پر خالق کا نام آیا

محمد صدیق امرتسری

ردِّ عیسائیت

مسئلہ کفارہ اور انجیل

مرقس ۱۰/۴۲ میں حضرت مسیح اپنے شاگردوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"تم جانتے ہو جو غیر قوموں کے سردار سمجھے جاتے ہیں۔ وہ ان پر حکومت چلاتے اور ان کے امیر ان پر اختیار جتاتے ہیں مگر تم میں ایسا نہیں ہے بلکہ تم میں جو بڑا ہونا چاہیئے وہ تمہارا خادم بنے اور جو تم میں اوّل ہونا چاہیئے وہ سب کا غلام بنے کیونکہ ابن آدم بھی اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلہ میں فدیہ میں دے"

(مرقس ۱۰/۴۵)

آگے فرمایا :۔

"دکھا جا رہے تھے کہ اس نے روٹی لی اور برکت دے کر توڑی اور ان کو دی اور کہا لو یہ میرا بدن ہے پھر اس نے پیالہ لے کر شکر کیا اور ان کو دیا۔ اور سبھوں نے اس میں سے پیا اور اس نے ان سے کہا کہ یہ میرا عہد کا خون ہے جو بہتیروں کے لئے بہایا جاتا ہے"۔ (مرقس ۱۴/۲۲-۲۴)

اب ان دونوں حوالجات کے پڑھنے سے واضح ہے کہ ان میں کفارہ کا مسئلہ اس طرح سے بیان نہیں جو عیسائی دنیا مانتی ہے بلکہ مسیحؑ کی زندگی کی خاطر قربانی کا ذکر ہے اور ظاہر ہے کہ ہر نبی کی زندگی بلکہ ہر نبی کی زندگی کا ہر لمحہ لوگوں کی خاطر ایک قربانی ہوتا ہے ان کی ہدایت کی خاطر ان کی نجات کی۔ خواہ کوئی نبی قتل ہو یا طبعی طور پر وفات پا جائے خواہ صلیب پر لٹکا دیا جائے اس کی زندگی ایک زبردست قربانی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"کہ قرآن اور انجیل دونو جب خدا کی طرف سے ہیں تو پھر دو مختلف طریقے نجات کے کیوں بیان کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ جو قرآن کے مخالف انجیل کے حوالہ سے طریقہ بیان کیا جاتا ہے وہ صرف آپ کا بے بنیاد خیال ہے اب تک آپ نے ثابت کر کے نہیں دکھایا کہ حضرت مسیح کا قول ہے انجیل میں بالصراحت اور بالفاظ کہیں تثلیث کا لفظ موجود ہے اور نہ رحم بلا مبادلہ کا قرآن کریم کی تصدیق کے لئے وہ حوالجات کافی ہیں جو ابھی ہم نے پیش کئے ہیں جب کہ قرآن اور عہد عتیق اور جدید کے بہت سے اقوال بالاتفاق آپ کے کفارہ کے مخالف ٹھہرے ہیں تو کم سے کم آپ کو یہ کہنا چاہیئے کہ اس عقیدہ میں آپ سے غلط فہمی ہو گئی ہے۔ کیونکہ ایک عبادت کے معنے کرنے میں انسان کبھی دھوکہ کھا جاتا ہے۔" (جنگ مقدس صفحہ ۱۲۶)

بلا تبصرہ

(منقول از روزنامہ جنگ۔ کراچی ۱۷ نومبر ۱۹۶۷ء)

ہمارے ایک دوست بیان کرتے ہیں کہ جب میں جیل میں تھا تو بہت سے لوگ ختم نبوت کی تحریک کے سلسلے میں جیل میں آ گئے۔ ان میں کچھ بڑے نامور والے مولوی بھی تھے۔ میں ان دنوں قرآن اور عربی زبان پڑھا کرتا تھا۔ ایک روز ایک آیت کے معنوں پر اٹکا تو ایک لیڈر مولوی سے پوچھا کہ مولانا ذرا رہنمائی فرمائیے۔ بہت دیر تک بیٹھے قرآن شریف کے اس صفحے کو تکتے رہے آخر کہنے لگے۔

"میاں سچی بات تو یہ ہے کہ مجھے تو معلوم نہیں ہے کسی اور سے پوچھو تبھی تو غیر کمیشن کے سامنے اکثر کی بھد ہوئی۔ ان کے لیڈروں کے علاوہ جو کارکن اسی تحریک کے سلسلہ میں آئے تھے بہت مخلص اور نیک تھے ان میں سے ایک خدا کا بندہ جو لاہور کا پہلوان ہے ایک روز ان دوست کے پاس آیا اور بولا شاہ جی۔ میرے جی میں آتی ہے کہ ان لیڈروں کو چھرا مار دوں۔ میں نے کہا ۔۔۔ ارے یہ کیا کہہ رہے ہو؟ بولا یہاں پاس آ کر ان کی حقیقت معلوم ہوئی ہے چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے یا اونچی کلاس کے لئے لڑتے ہیں کبھی یہ توفیق نہ ہوئی کہ ہم لوگوں کا حال احوال ہی پوچھ لیں کہ میاں تم کو کھانے کو ٹھیک ملتا ہے۔

سچی معرفت کیا ہے

یقیناً یاد رکھو کہ سچی معرفت ہر ایک طالب حق کو جو مستقل مزاجی سے اس راہ میں قدم رکھتا ہے مل سکتی ہے یہ کسی کے لئے خاص نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ جو غفلت کرتا ہے اور صدق نیت سے اس کی جستجو نہیں کرتا اس کا کوئی حصہ نہیں ہے ورنہ خدا تعالیٰ تو ہر ایک انسان کو اپنی معرفت کے رنگ سے رنگین کرنا چاہتا ہے کیونکہ انسان کو خدا نے اپنی صورت پر پیدا کیا ہے اور اسی لئے فرمایا ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ جن لوگوں نے ایک عورت کے بچے کو یا یوں کہو کہ انسان کو خدا بنایا ہے۔ انہوں نے نہ خدا کو سمجھا ہے اور نہ انسان ہی کی حقیقت پر غور کی ہے انسان کیا ہے؟ وہ گویا کل مخلوقات الٰہیہ کی ایک مجموعی صورت ہے۔ جس قدر مخلوق دنیا میں جیسی بھیڑ۔ بکری وغیرہ موجود ہے۔ سب انسانی قویٰ کی انفرادی صورتیں ہیں۔

جیسے ایک مصنف جب کوئی کتاب لکھنی چاہے تو پہلے متفرق نوٹ ہوتے ہیں پھر ان کو ترتیب دے کر ایک کتاب کی صورت بن جاتی ہے اسی طرح پر کل مخلوقات انسانی قویٰ کے خاکے ہیں گویا یہ عملی صورت بتاتی ہے کہ انسان اعلیٰ قویٰ لے کر آیا ہے۔ پس عیسائی مذہب انسانی قویٰ کی توہین کرتا ہے اور ان کی تکمیل اور نشوونما کے لئے ایک خطرناک روک پیدا کر دیتا ہے جب کہ وہ انسان کو خدا بنا کر اس کے خون پر نجات کا انحصار رکھ دیتا ہے"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۲۲)

دعائے مغفرت۔ خاکسار کی سب سے بڑی ہمشیرہ محترمہ بیگم عنایت محمد صاحبہ ۲۵ نومبر بروز ہفتہ شام ۵ بجے طویل مدت بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنے قرب خاص سے نوازے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ محمد الدین ناز

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ

حقائق و نکات

قوم میں بے مقصدیت کے نتائج

ایک دینی ہفت روزہ سے۔

س: یہ دعویٰ اپنی جگہ درست ہے کہ موجودہ انگریزی نظام تعلیم طلبا کی گراوٹ کا باعث ہے لیکن جو طلبا دینی مدارس میں پڑھتے ہیں اُن کا علم و اخلاق بھی تو قابل تعریف نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

ج: اس کے بڑے بڑے چھوٹے اسباب ہیں لیکن بنیادی سبب یہ ہے کہ جب کوئی قوم بے مقصد زندگی بسر کر رہی ہو اس کے سامنے کوئی آئیڈیل نہ ہو۔ اور اپنی صلاحیتوں کو کسی نصب العین کے تحت کھپانا وہ نہ جانتی ہو تو پھر اس کی ہر چیز بے معنی ہو جاتی ہے۔ پھر تعلیمی ڈگریاں اس لئے حاصل کی جاتی ہیں کہ کوئی اچھی سی ملازمت مل جائے حصول علم ان کا مقصد نہیں ہوتا دینی مدارس میں جو لوگ پڑھتے ہیں ان کے پیش نظر بھی یہ ہوتا ہے کہ یہاں سے فارغ ہو کر کسی مسجد کی امامت ہاتھ آجائے۔

تعلیمی ترقی اور درس گاہوں سے نکلے ہوئے افراد میں علم و اخلاق کی بلندی اس وقت ممکن ہے۔ جب قوم کے ایک ایک فرد کے سامنے ایک بلند نصب العین ہو اور اس کے لئے جان و مال کھپانا اپنی سعادت سمجھے ہماری کوشش ہے کہ عوام اس بلند نصب العین کو اپنے سامنے رکھیں جس میں ان کی اور قوم کی فلاح مضمر ہے۔

چونکہ یہ ہفت روزہ ایک اسلامی کہلانے والا اخبار ہے اسلئے یہاں بلند نصب العین سے مراد وہ نصب العین ہے جو اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ کوئی نصب العین اسی وقت حرکت عمل کا ذریعہ بنتا ہے جب وہ ایمان کی حد تک پہنچتا ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ بغیر کسی نصب العین پر ایمان کے انسان کوئی حرکت نہیں کرتا۔ مثلاً اگر ایک ۔ دوڑ لگانے والے کے سامنے کوئی منزل نہ ہو تو وہ دوڑ نہیں لگاتا۔ البتہ جب یہ تعین کر لیا جاتا ہے کہ یہاں سے وہاں تک دوڑ لگانی ہے تو دوڑ لگانے والا حرکت کرتا ہے اور اس نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے اپنا پورا زور لگاتا ہے۔

اس لئے سب سے ضروری سوال جو اسلامی نصب العین کے متعلق پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا ایسے نصب العین پر لوگوں کے دل میں وہ ایمان بالیقین موجود ہے جو اس کے حصول کے لئے محرک ہو سکتا ہے۔ اسلام کیا ہے قرآن پاک میں اس کی تشریح شروع ہی میں کر دی گئی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور رسالت پر ایمان معاد پر تیقن چنانچہ اللہ فرماتا ہے:۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

یہاں اسلام میں نصب العین کا تصور "فلاح" کے لفظ سے بیان کیا گیا ہے فلاح کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسالت پر ایمان اور معاد پر تعین لازمی ہے۔ اس کے بغیر مسلمانوں کے اعمال میں "مقصدیت" پیدا نہیں ہو سکتی۔ الغرض مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ زندہ خدا۔ زندہ کتاب اور زندہ رسول پر ایمان پیدا کرنے کے ذرائع معلوم کریں جو محض دینی علوم میں کمال پیدا کرنے سے معلوم نہیں ہو سکتے بلکہ زندہ خدا تعالیٰ کے زندہ نشانات دیکھنے سے ہی پیدا ہو سکتے ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

دارالامان دیکھا

—زیارت قادیان سے مشرف ہونے کے بعد—

فضلِ خدا سے ہم نے پھر قادیان دیکھا
دارالمسیح دیکھا دارالامان دیکھا

سرحد پہ جلوہ گر تھا پھر لنگرِ مسیحا
درویش بھائیوں کے ہاتھوں میں نان دیکھا

ہائے وہ دل کی دھڑکن اور مضطرب نظر جب
مینارۂ مسیحا عظمت نشان دیکھا

آثار ہا تصور خطباتِ دلنشیں کا
فضلِ عمر کو گویا محوِ بیان دیکھا

آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے ابل رہے تھے
جب روضۂ مسیحِ آخر زمان دیکھا

مینار کی اذاں نے پھر ولولے ابھارے
"اقصٰے" میں ذاتِ باری کا آستان دیکھا

پھر مرجعِ خلائق تھی مسجدِ مبارک
"بیت الدعا" میں ہم نے پھر دلستان دیکھا

اسود ہو یا کہ ابیض پروانہ وار پہنچے
گلہائے رنگ رنگ کا اک گلستان دیکھا

وہ باہمی محبت ہر جا نزولِ رحمت
اک شہر ہم نے گویا جنت نشان دیکھا

وہ شوقِ میزبانی وہ خدمتوں کے جذبے
درویش بھائیوں کو جب میزبان دیکھا

ایثار و جاں نثاری اور جذبۂ اخوت
اِن خوبیوں کا حامل پیر و جوان دیکھا

پیغام ناصرِ دیں سُن کر فدائیوں نے
گویا کہ اپنا آقا شیریں زبان دیکھا

موعود نافلہ کے پیغام دلربا میں
دینِ محمدی کا اک رازدان دیکھا

لہرا رہا تھا پرچم صد شان سے فضا میں
جس کے جلو میں ہم نے اک کاروان دیکھا

کچھ یار کے فسانے کچھ پیار کے ترانے
سب واعظوں کو ہم نے شیریں زبان دیکھا

شبیر کوئے جاناں کا حال کیا بیاں ہو
المختصر کہ ہم نے "دارالامان" دیکھا

خاکسار شبیر احمد [illegible] ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوائی تولہ ۲/ روپے مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰/ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے مزدور

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے متعلق فرمایا:-

"یاد رہے کوئی مومن مزدور ہونا پسند نہیں کرتا۔ مومن ایک ہی بات جانتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان و مال خرچ کرکے اس دنیا سے گزر جائے۔ آپ لوگوں کو بھی یہی طریق قبول کرنا ہوگا اس وقت جو کام ہمارے سپرد ہے وہ ایسا عظیم الشان ہے کہ جس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ مگر اسکو مکمل کرنا اب ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔"

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پکار رہے ہیں کہ اے مزدورو! اس عمارت کی تکمیل کرو"

پس تمام احمدی حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس مبارک تحریک میں شامل ہوں اور اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لے کر فلاح دارین حاصل کریں اور اپنے آسمانی آقا کی رضا کے وارث بنیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بیٹی عزیزہ زجاجہ ایڈنبرا سے واپس آگئی ہے مگر اسکے گلے میں کچھ نقص رہ گیا ہے جس کی وجہ سے اب پھر کراچی ہسپتال میں داخل ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے۔ آمین
(بیگم منظور احمد)

۲۔ خاکسار کے خسر چوہدری خیر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک [illegible] بوجہ عرق النسار دائیں ٹانگ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں

۳۔ میرے بھائی محمد الیاس کو پاگل کتے نے کاٹا ہے۔ محمد افضل چوہڑ کانہ منڈی

۴۔ میرے والد صاحب کی صحت ایک عرصہ سے خراب چلی آرہی ہے۔ اسکے علاوہ دیگر پریشانیاں بھی ہیں — (طاہر محمود ولد ماسٹر علی محمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ قصور ضلع لاہور)
احباب سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حمائل انگلش
یعنی
قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ
نیا ایڈیشن
ملنے کا پتہ
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی آرام دہ
بسوں میں سفر کریں (منیجر)

سرمہ خورشید
ایک لاجواب اور مجرب روزگار سرمہ آنکھوں کی پھیلی امراض، لگے، موتیا جالا، پھولا کیلئے مفید ہے۔ نظر کو طاقت دیتا اور پانی روکتا ہے۔ فی شیشی ۷۵ پیسے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ہر قسم کا چمڑا۔ کینوس کے ٹرنک، سوٹ کیس، ہولڈال، ہینڈ بیگ سامان ہیڈلرکی۔ سفر کی ضروریات کا سامان اور جہیز میں دینے والے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں۔
ایم الٰہی بخش حسین بخش ۱۳۱ انارکلی لاہور

زکوٰۃ
کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیہ نفس کرتی ہے

۷۰ فی صدی کمیشن
آفتابی سلاجیت، ایشیائی حکماء و اطباء نے اس کی بہت تعریف کی ہے۔ ہڈیوں کی سل۔ وجع المفاصل، درد کمر میں خاص طور پر مفید ہے۔ غذائی اجزاء سے بھرپور عورتوں۔ مردوں کو یکساں مفید ہے خالص معیاری مال ہم سے خریدیں۔ خوراک ۳ ماشہ ہمراہ دودھ صبح و شام۔ قیمت ۲۰ تولہ ۱۰ روپے علاوہ محصول ڈاک۔ پتہ
منیجر جڑی بوٹی سپلائی مانسہرہ (ہزارہ)

ہمدرد نسواں
اسقاط حمل اور بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا اس کے لئے مفید و مجرب نسخہ۔ مکمل کورس ۲۰/- روپے
اکسیر جنین
اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال بہت ہی مفید ہوتا ہے۔ فی تولہ ۲/- روپے
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

قوم کا نصرت آرٹ پریس
آپ کی ضرورت کے لئے لیٹر پیڈ اور کیش میمو وغیرہ کی نہایت عمدہ طباعت کرتا ہے۔ جماعت کے مخلصین ہمیشہ دور دور سے آرڈر بھجواتے رہتے ہیں۔ احباب کی ضرورت کے لئے الیس اللہ بکاف عبدہ کے الفاظ چھاپ کر نصرت رائٹنگ پیڈ مہیا کئے ہوئے ہیں لہٰذا ہمیشہ یہی پیڈ استعمال فرمائیں نیز اپنے نام کا لیٹر پیڈ بھی ہم سے چھپوائیں۔ [illegible] مزید معلومات کے لئے بذریعہ کارڈ یاد فرمائیں۔ منیجر نصرت آرٹ پریس گولبازار ربوہ

وقت کی پابند۔ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس۔ عوام کی اپنی پسند

نام سپیل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودھا تا لاہور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لاہور تا سرگودھا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سرگودھا تا گوجرانوالہ	۵–۴۵	۹–۱۵	۳–۴۵ بعد دوپہر	ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے													محمد علی ظفر [illegible] منیجر
گوجرانوالہ تا سرگودھا	[illegible]	۹–۳۰	[illegible] بعد دوپہر	آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق سٹاف کی خدمات حاصل ہیں۔													

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی آرام دہ
بسوں میں سفر کریں۔ (منیجر)

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا مکمل کورس پندرہ روپے۔ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

بہترین مال — شیخ جنرل سٹور بالمقابل ایوان محمود کمیٹی بازار ربوہ — بارعایت کرام

نور کاجل کی شہرت اور قبولیت

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی فرماتی ہیں:۔

"میں خود اور میرے بہت سے عزیز نور کاجل تیار کردہ خورشید دواخانہ ربوہ استعمال کرتے ہیں۔ بہت مفید اور ٹھنڈا کاجل ہے۔ بلکہ میں تو پاکستان اور انڈیا بھی اپنے عزیزوں کو تحفۃً یہی کاجل بھجواتی ہوں۔ بچوں کے لئے بھی بہت مفید پایا ہے۔"

قیمت سوا روپیہ۔

تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

عوام میں مقبول مرکبات

تریاق معدہ:۔ معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے مفید دوا۔ قیمت دو روپیہ

اکسیر پائیوریا:۔ پائیوریا کا شافی علاج۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسہ

مفید منجن:۔ دانتوں کی روزانہ صفائی کے لئے تحفہ قیمت ایک روپیہ

ہمدرد چشم:۔ کمزوری نظر کے لئے مفید، آنکھوں کے لئے ٹھنڈا سرمہ، فی شیشی ایک روپیہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۴۳

سرمہ نور والوں کا **نورانی کاجل** آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے	قادیان کا مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ **سرمہ نور رجسٹرڈ** ابتدائی ڈاکٹروں نے اللہ تعالیٰ کی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گواہ کو جسم اشتہار بنا رکھا ہے جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے فی تولہ ۲ روپے
طاقت کی دوائی کمزور نوجوانوں کو دوبارہ زندگی بخش علاج مکمل کورس ۱۰ روپے	**اکسیر اٹھرا** بچے ضائع ہو جاتے ہوں یا پیدا ہو کر مر جاتے ہوں۔ اس کا استعمال از حد مفید ہے۔ مکمل کورس / ۱۸ روپے

ملنے کا پتہ: شفاخانہ رسیوت حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

نغمۂ اکمل

چھپ کر تیار ہے آفسٹ لیتھو اور بلاک پرنٹنگ۔ سرورق آرٹ کارڈ جاذب نظر ۵۴۰ صفحات قیمت ساتھ روپے اعلیٰ ایڈیشن دس روپے

مکتبہ یادگار اکمل۔ دار الصدر شرقی ربوہ۔

بجلی کا سامان تیار کرنے والی واحد فرم

جے پی آئی

خاص کوالٹی ڈوپن پلگ سفید پورسلین

جمیل پلاسٹک انڈسٹریز سرگودھا

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے، ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں،

لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائل پور فون نمبر ۳۸۰۸

ضروری اعلان

الفضل کے ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم بذریعہ بنک ڈرافٹ بھجواتے ہیں۔ وہ ازراہ کرم آئندہ اپنے ڈرافٹ آسٹریلیشیا بنک لمیٹڈ چنیوٹ کے ذریعہ بھجوایا کریں۔ کسی اور بنک کے ذریعہ ڈرافٹ نہ بھجوائیں۔ (مینیجر الفضل)

ماہنامہ ربوہ

تحریک جدید

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار!

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

اکسیر اپھارہ

حیوانات کا مہلک اپھارہ۔ اکسیر اپھارہ کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں ختم ہو جاتا ہے۔ شفتل و برسیم کا موسم شروع ہے۔ اکسیر اپھارہ کا سٹاک تیار رکھیں تاکہ فوری ضرورت پر کام آ سکے۔

فی پیکٹ ایک روپیہ۔ درجن یا زیادہ پر ۳۳ فیصدی کمیشن۔ دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ /۵۰ ۱ روپیہ بذمہ کمپنی۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور

ڈاکٹر راحبر ہومیو اینڈ میڈیکل کمپنی گول بازار ربوہ

روزنامہ **الفضل** ربوہ تبلیغی اور انتظامی امور سے متعلق مضامین سے حفظ و کتابت کیا کریں۔	روزنامہ **الفضل** میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

تریاق اٹھرا کورس ۱۵ روپے — اٹھرا کے علاج کے لئے — نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے — خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

رمضان کے مبارک مہینے سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو

اس میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں اسلام کی ترقی اور اسکی اشاعت کے لئے خوب دعائیں کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کے مبارک مہینے سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہاں اگر روزہ کا بیماری پر اثر پڑتا ہو اور جس حالت میں ڈاکٹر یہ مشورہ دے کہ اس بیماری میں روزہ سے نقصان پہنچے گا اس میں روزہ ترک کرنا چاہیے۔ پس جہاں میں بلا وجہ اور عذر روزہ نہ رکھنے کے سخت خلاف ہوں وہاں میں ان لوگوں کے اجتہاد کا بھی قائل نہیں جو یہ کہتے ہیں کہ انسان جب مرنے لگے تب روزہ چھوڑے ایسا کوئی حکم شریعت میں نہیں آیا۔ قرآن کریم میں صاف حکم ان کنتم مرضیٰ ہے پس جس مرض پر کہ روزے کا برا اثر پڑتا ہو خواہ وہ نزلہ ہی ہو مثلاً مجھے اگر نزلہ ہو تو میں روزہ نہ رکھوں گا۔ پس ایسے مرض میں خواہ وہ خفیف ہی ہو روزہ رکھنا جائز نہیں اور اگر کوئی روزہ رکھے تو اس کا روزہ نہیں ہوگا بلکہ اس کے بدلے اس کو پھر روزہ رکھنا پڑے گا۔ پس جو لوگ محض ایک ہی طرف جھک جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں ان کو درمیانی حالت اختیار کرنی چاہیے اور ان مبارک دنوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے درمیانی راہ اختیار کرنی چاہیئے یعنی جب تو ایسی بیماری ہو جس پر روزہ کا برا اثر پڑتا ہو تو خواہ کتنی ہی خفیف ہو روزہ نہ رکھنا چاہیئے اور اس معاملہ میں لوگوں کی کچھ پرواہ نہ کرنی چاہیئے کہ وہ کیا کہتے ہیں یا کیا کہیں گے ایسی حالت میں جو لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ خواہ بیمار ہیں مگر ہم برداشت کریں گے اور روزہ رکھیں گے یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ برداشت کا تو سوال ہی نہیں سوال تو بیماری کا ہے۔ ہر بیماری ہی جو روزے سے بڑھے اس میں روزہ مت رکھو لیکن اس کے مقابلہ میں ایسا بھی نہ کرو کہ محض وہمول کی بناء پر روزہ ترک کر دو کہ شاید روزہ رکھنے سے ہم بیمار نہ ہو جائیں یا روزہ رکھنے سے ہم کمزور ہو جائیں گے اس طرح روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہو سکتا۔

ایک کمزوری تو بڑھاپے کی وجہ سے یا دائمی بیماری کی وجہ سے ہوتی ہے ایسے آدمی کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے۔ لیکن وہ جس کو کمزوری رہتی ہو ایسی حالت والوں کو بھی جب تک ڈاکٹر مشورہ نہ دے روزہ رکھنا چاہیئے۔

میں دوستوں کو پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ افراط تفریط سے کام نہ لیں اور اس مبارک مہینے سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور اپنی روحانیت کو بڑھائیں جس طرح جسم کم ہوتا ہے وہ بڑھتی بھی ہے۔ اسی طرح احساسات بھی بڑھ سکتے ہیں اور انسان اپنے جسم کے اندر روحانیت کا ایک نمایاں اثر محسوس کرتا ہے چونکہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اس لئے میں نے اس کے متعلق خطبہ پڑھا ہے اور چونکہ اس مبارک مہینے میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں اس لئے میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسلام کی ترقی کے لئے دعائیں کریں اور سلسلہ کے راستے میں جو روکیں ہیں ان کے دور ہونے اور اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے بہت دعائیں کریں۔"

(الفضل ۳ جنوری ۱۹۶۳ء)

تقرر قائمقام امیر ضلع مظفر گڑھ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض وجوہات کی بناء پر مکرم ماسٹر حامد علی صاحب بلوچ کو امارت ضلع مظفر گڑھ کے عہدہ سے الگ کر دیا ہے اور ان کی جگہ نئے انتخاب کی منظوری تک کے عرصہ کے لئے مکرم ڈاکٹر میشین اقبال احمد خان صاحب آف مظفر گڑھ کو بطور قائمقام امیر ضلع مظفر گڑھ منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست دعا

والد محترم شیخ ضیاء الحق صاحب چیف انجینئر مقیم کراچی آج کل بعارضہ فشار الدم بہت علیل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفا یابی کے لئے درد مندانہ دعاؤں کا ملتجی ہوں۔

(منور احمد انیس بیت الفضل دارالرحمت شرقی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا اہم تربیتی جلسہ۔ علمی اور تربیتی موضوعات پر تقاریر

ممبرات سے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کا خطاب

مورخہ یکم دسمبر ۶۷ء بوقت تین بجے بروز جمعۃ المبارک زیر انتظام لجنہ اماء اللہ ربوہ۔ لجنہ ہال میں ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ جس کی صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ایم اے صدر لجنہ اماء اللہ نے فرمائی۔

تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نائب صدر لجنہ مرکزیہ نے قرآن مجید کی آیت اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کی تلاوت و تشریح کے بعد فرمایا کہ ہمارا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اولو الامر کی اطاعت و فرمانبرداری کو اپنا شعار بنائیں۔ اسی فرمان خداوندی کے تحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر لبیک کہنا چاہیئے اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ آپ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ رمضان المبارک اپنی تمام برکات کے ساتھ شروع ہو رہا ہے ہمیں اس بابرکت مہینہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ نماز، دعائیں، تراویح اور نوافل پورے وقار اور تضرع کے ساتھ ادا کریں آداب مساجد کا خیال رکھیں اور نفس کی پاکیزگی کے ساتھ اپنے گھروں۔ بچوں اور ماحول کو ستھرا رکھیں۔ کیونکہ صفائی مومن کی خاص صفت ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد صدر جلسہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے خواتین سے خطاب فرماتے ہوئے بہت سے اہم تربیتی نکات بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہو رہا ہے۔ بہت دعائیں کریں تا ہمارا خدا ہم سے راضی ہو اور اسلام کی فتح کا دن قریب سے قریب تر آجائے۔ خدا اور اس کے رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام دنیا کے کونے کونے تک پہنچ جائے اور اسلام کا بول بالا ہو۔ اپنے بچوں کی دینداری اور ان کے خادم دین ہونے کی دعائیں کریں۔ بیماروں کی صحت یابی کے لئے دعائیں کریں۔ اور اپنے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں دینے کی توفیق دے کہ ہر قسم کی توفیق اسی کی رحمت سے ملتی ہے بعدہٗ آپ نے وضاحت کے ساتھ آداب مسجد، درس اور تراویح نیز نماز جنازہ کے متعلق فرمایا، کہ مرنے [illegible] والے کی اس آخری خدمت میں شامل ہو کر ثواب حاصل کریں۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ رمضان المبارک کے اختتام کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ جلسہ کا قیام خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا۔ آپ اپنے مہمانوں کی سہولت اور خدمت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کا خندہ پیشانی سے استقبال کریں اور اکرام الضیف کے تحت ان کی خدمت اور آرام و آسائش کا خیال رکھیں۔

دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔